22862 ـ گاہك زيادہ كرنے كے ليے انعامى مقابلہ منعقد كرنے كا حكم

سوال

وقتا فوقتا سپر ماركيٹوں وغيرہ ميں گاہك زيادہ كرنے كے ليے مالكان حضرات انعامات كا اعلان كرتے ہيں، آپ سے گزارش ہے كہ اس ميں شركت كرنے كے حكم كى وضاحت فرمائيں، اور اس كے ساتھ ساتھ جس قدر ممكن ہو اس موضوع ميں علماء كرام كے فتاوى جات بھى درج كريں تا كہ مكمل وضاحت ہو سكے، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ مسئلہ ماركيٹ ميں كمپٹيشن كى بنا پر پيدا ہوا ہے اور تجارتى سامان كے مالكان اپنے سامان كى ترويج چاہتے ہيں جس كى بنا پر وہ انعامى مقابلہ جات ركھتے ہيں، ہمارے معاصر علماء كرام اس مسئلہ ميں اختلاف كرتے ہيں اس سلسلہ ميں علماء كرام كے دو قول ہيں:

پہلا قول:

ايسا كرنا مطلقا منع ہے.

دوسرا قول:

كچھ شروط و ضوابط كے ساتھ ايسا كرنا جائز ہے.

اس كى ممانعت اور حرمت قرار دينے والوں ميں مستقل فتوى كميٹى سعودى عرب، اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى شامل ہيں، ذيل ميں ہم ان كے بعض فتاوى جات درج كرتے ہيں:

مستقل فتوى كميٹى سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

يہاں امريكہ ميں كچھ سپر غذائى سٹور ايسے ہيں جہاں سے خريدارى كرنے پر غير معروف سے نمبر ديے جاتے ہيں، جب آپ كے پاس سٹور كى جانب سے معين كردہ نمبر جمع ہو جائيں تو آپ انعام ميں كچھ رقم كے مستحق ہونگے تو كيا مسلمان كے ليے يہ انعام لينا جائز ہے، يہ علم ميں رہے كہ اس نمبر كے عوض ميں كوئى رقم ادا نہيں كرنا پڑتى،

لیکن صرف اس سٹور سے خریداری کرنے، یا پھر سٹور دیکھنے والے کو ہی یہ نمبر دیے جاتے ہیں، جس پر انہیں انعام میں شامل کیا جاتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا آپ نے بیان کیا ہے تو آپ کے لیے خریداری یا سٹور کی زیارت کی بنا پر دیا جانے والا انعام لینا جائز نہیں، نمبر اختیار کرتے وقت جو نمبر آپ کے لیے مجھول تھا وہ اختیار کے بعد معلوم ہو گیا، اس لیے یہ جوے میں شامل ہونے کی بنا پر جائز نہیں، اور جوے کی حرمت کتاب و سنت اور اہل علم کے اجماع سے ثابت ہے. اھ

فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (15 / 191) فتوى نمبر (5847).

کمیٹی سے یہ سوال بھی کیا گیا:

ہمارے ہاں کچھ سیلز مین ایك کاٹن سو ریال کا فروخت کرتے ہیں، اور دوسری دوکانوں میں تقریبا بیس ریال کا، اور وہ اس پر گاڑی یا دوسرے انعام رکھتے ہیں، تو لوگ انعام حاصل کرنے کی رغبت میں کاٹن خریدنے کے لیے امڈ آتے ہیں، کیا یہ جائز ہے ؟ برائے مہربانی اس سلسلہ میں فتوی دیا جائے اللہ تعالی آپ کو اجروثواب عطا کرے.

کمیٹی کا جواب تھا:

جس عمل کے متعلق آپ نے دریافت کیا ہے وہ جائز نہیں، بلکہ برائی اور جوا ہے، جسے اللہ تعالی نے کئی قسم کے خطرات اور دھوکہ پر مبنی ہونے کی بنا پر حرام کیا ہے، اور اس میں باطل طریقہ سے لوگوں کا مال کھانا بھی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آ جاؤالمآئدة (90).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اے ایمان والو تم اپنا مال آپس میں باطل طریقہ سے مت کھاؤ .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ والی بیع سےمنع فرمایا ہے.

اللہ تعالی آپ کو ہر خیر و بھلائی کے کام کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ کی مدد و نصرت کرے اور آپ کے معاملہ کو آسان کرے. اھـ

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 195) فتوی نمبر (18324).

اور مستقل فتوی کمیٹی سے یہ سوال بھی دریافت کیا گیا:

کچھ کال آفس والے کئی بار ٹیلی فون کالز کرنے والوں کو انعام پیش کرتے ہیں، ان انعامات کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

عمومی کال آفس والوں کی جانب سے کال کرنے والوں کو ہدیہ کے نام پر مذکورہ نظام کے تحت جو کچھ دیا جاتا ہے وہ جائز نہیں، کیونکہ اس میں قمار بازی اور جوا اور لوگوں کو دھوکہ دینا، اور ٹیلی فون کالوں کی ترویج کی بنا پر لوگوں کا باطل طریقہ سے مال کھانا، اور آمدنی میں اضافہ کرنا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ کال آفس والوں کی آپس میں عداوت و بغض اور کینہ و حسد بھی پیدا ہوتا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آ جاؤالمآئدۃ (90). اھـ

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (15 / 196) فتوی نمبر (19560).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ہمارے شہر میں تعاونی کمیٹی نے اپنے آفس کے سامنے ایك گاڑی رکھی کر پیشکش رکھی ہے کہ جو یہاں سے ایك سو درہم یا اس سے زیادہ کی اشیاء خریدے گا اسے دس درہم کی رسید دی جائیگی، اور قرعہ اندازی میں شامل کرنے کے بعد قرعہ نکلنے والے کو وہ گاڑی انعام میں دی جائیگی، میرا سوال یہ ہے:

1 ـ عوض كے بغير اس رسيد كے ساتھ قرعہ اندازى ميں شريك ہونے كا حكم كيا ہے، اگر قرعہ اندازى ميں اس كا نام نہ آيا تو اسے كچھ نقصان نہيں ہو گا ؟

2 ـ قرعہ اندازى ميں شريك ہونے كے ليے مذكورہ بالا رسيد كے حصول ميں اس كميٹى سے خريدارى كرنے كا حكم كيا ہے ؟

اس ليے كہ يہاں كچھ لوگ تو اس معاملہ ميں تردد كا شكار ہيں، اور كچھ اسے صحيح مانتے ہيں، آپ سے گزارش ہے كہ آپ ان دونوں سوالوں كا بادليل جواب ديں تا كہ مسلمان لوگ اپنے دين كے سلسلہ ميں دليل پر ہوں، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

يہ معاملہ قمار بازى اور جوا ميں شامل ہوتا ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالى نے حرام قرار ديا ہے اور يہ درج ذيل فرمان بارى تعالى ميں مذكور ہے:

اے ايمان والو! بات يہى ہے كہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نكالنے كے پانسے كے تير يہ سب گندى باتيں، شيطانى كام ہيں، ان سے بالكل الگ رہو تا كہ تم كامياب ہو جاؤ، شيطان تو يہى چاہتا ہے كہ شراب اور جوئے كے ذريعہ تمہارے آپس ميں ميں عدوات اور بغض پيدا كر دے اور تمہيں اللہ تعالى كى ياد اور نماز سے روك دے تو اب بھى باز آ جاؤالمآئدۃ (90).

لہذا فجيرہ كے حكومتى ذمہ داران اور ولى الامر اور اہل علم وغيرہ پر لازم ہے كہ وہ اس برائى كو روكيں اور اس سےمنع كريں، اور لوگوں كو اس سے بچنے كا كہيں، كيونكہ ميں كتاب اللہ العزيز كى مخالفت اور لوگوں كا ناحق مال كھانا ہے، اللہ سبحانہ و تعالى سب كو ہدايت نصيب فرمائے، اور حق پر استقامت نصيب كرے.

مجلۃ الدعوۃ عدد نمبر (1145) تاريخ (29 / 10 / 1408 هـ).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے اس طرح كے انعامى مقابلوں ميں شركت كے حكم كى تفصيل بيان كرتے ہوئے دو شرطوں كے ساتھ اسے جائز قرار ديا ہے، شيخ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" كمپنياں ـ اس وقت ـ اپنا مال خريدنے والوں كو انعامات ديتى ہيں، تو ہم كہتے ہيں: جب دو شرطيں پائى جائيں تو اس ميں كوئى حرج نہيں:

پہلى شرط:

قیمت ۔ یعنی سامان کی قیمت ۔ اس کی حقیقی قیمت ہو، یعنی انعام کی بنا پر اس کی قیمت میں اضافہ نہ کیا گیا ہو، اگر انعام کی وجہ سے قیمت بڑھا دی گئی ہو تو یہ قمار بازی اور جوا ہے اور حلال نہیں.

دوسری شرط:

انسان انعام حاصل کرنے کے لیے سامان نہ خریدے، اگر اس نے صرف انعام حاصل کرنے کی غرض سے سامان خریدا نہ کہ اس کی ضرورت کی بنا پر تو یہ مال ضائع کرنے کے مترادف ہو گا، ہم نے سنا ہے کہ بعض لوگ دودھ یا لسی کا ڈبہ خریدتے ہیں، انہیں اس کی ضرورت تو نہیں ہوتی لیکن وہ اس لیے خریدتے ہیں کہ ہو سکتا ہے اسے انعام مل جائے، تو آپ دیکھتے ہیں کہ اسے بازار یا پھر گھر کے ایك کونے میں انڈیل دیتا ہے، تو یہ جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں مال ضائع ہوتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے.

دیکھیں: اسئلۃ الباب المفتوح نمبر (1162).

ان شاء اللہ یہ قول صحیح ہونے کے زیادہ قریب ہے، جب انسان اپنے دل میں دوسری شرط کو منطبق کرے تو صحیح ہے، کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور انسان اس کے دل کی بات کو نہیں جانتا.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں پاکیزہ اور رزق حلال نصیب فرمائے، اور ہمیں قناعت و رضا کی توفیق دے، اور حرام اور اس کے اسباب سے دور رکھے.

واللہ اعلم .